(ڈاک مہر)

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 26- ستمبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 26- ستمبر 1998ء 4 جمادی الثانی 1419ھ -26- تبوک 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 213

مالی قربانی

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔ جنت کے قریب ہوتا ہے لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ سے دور ہوتا ہے۔ جنت سے دور ہوتا ہے لوگوں سے دور ہوتا ہے اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ ان پڑھ سخی اللہ کو عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔

(جامع ترمذی- کتاب البر والصلة باب فی السخاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپ کی منشا تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے۔ ابو بکرؓ نے سارا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے نصف مال۔ آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہیں کہ مدد دینی بھی ضروری ہے۔ حالانکہ اپنی گذران عمدہ رکھتے ہیں ان کے برخلاف ہندوؤں وغیرہ کو دیکھو کہ کئی کئی لاکھ چندہ جمع کر کے کارخانہ چلاتے ہیں اور بڑی بڑی مذہبی عمارات بناتے اور دیگر موقعوں پر صرف کرتے ہیں حالانکہ یہاں تو بہت ہلکے چندے ہیں۔ پس اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہئے وہ منافق ہے اور اس کا دل سیاہ ہے۔ ہم ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کر کے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے۔......

یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔ کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔ ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصولی کرتے ہیں۔ اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔

پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اس میں پھر غفلت نہ ہو۔

(ملفوظات جلد سوم ص 361)

امداد طلباء
مخیّر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

چندے اخلاص کا پیمانہ ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

چندوں میں برکت کی جب ہم بات کرتے ہیں تو دراصل یہ چندے اخلاص کا پیمانہ ہیں۔ اموال کے کم اور زیادہ ہونے کی بحث نہیں ہے۔ اگر اموال کی بات کریں تو ہماری ساری دنیا کا تحریک جدید کا جو چندہ ہے وہ آج کل کے بڑے بڑے امیروں کی دولت کے مقابل پر ایک قطرے کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ اتنے بڑے بڑے واحد امراء دنیا میں موجود ہیں جن کی دولت جماعت احمدیہ کی مجموعی دولت کے لگ بھگ ہو گی۔ اس لئے جب میں چندوں میں برکت کی بات کرتا ہوں تو ہرگز یہ مراد نہیں کہ ہمارے پاس غیر معمولی طور پر دولت اکٹھی ہو گئی ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اخلاص میں بہت برکت دی۔ جماعت قلیل تعداد ہونے کے باوجود۔ غریب ہونے کے لئے باوجود۔ مالی قربانیوں میں آگے بڑھتی گئی ہے اور تھک کر پیچھے نہیں ہٹی اور 56 سال کا عرصہ ہو گیا ہے (یہ 90ء کا خطبہ ہے) اس تحریک کو بجائے اس کے کہ اس عرصے میں جب دو تین نسلیں آملی ہیں لوگ تھک جاتے اور سمجھتے کہ بہت ہو گئی۔ کافی دیر ہو گئی۔ اب آہستہ آہستہ اس تحریک کو ختم ہونا چاہئے کہ ہم اتنا لمبا عرصہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتے برعکس صورت ہے اور سینکڑوں ایسے افراد ہیں جنہوں نے کھوج لگا کر اپنے آباؤ اجداد کے بند کھاتے دوبارہ جاری کئے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ خود قربانی میں آگے بڑھ رہے ہیں بلکہ (وفات یافتہ) والدین یا دیگر بزرگوں کا جب ان کو پتہ چلتا ہے کہ وہ یہ چندہ دیا کرتے تھے اور اب ان کا کھاتہ بند ہے کیونکہ وہ فوت ہو چکے ہیں تو پھر وہ ان کی طرف سے وہ چندے جاری کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے مجھے یہ بھی لکھا ہے کہ میرا کوئی بزرگ ایسا نہیں جس کا چندہ ہو۔ مجھے معلوم ہو۔ لیکن میری بھی خواہش ہے۔ اس لئے میری طرف سے کسی اور (وفات یافتہ) بزرگ کا کھاتہ جاری کر دیں۔ اور اس کی طرف سے میں ادائیگی کرتا رہوں گا۔

اسی طرح اخلاص کے اور بہت سے ایسے نمونے آتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے۔ اور پہلی نسلوں کی نیکیوں کا جھنڈا موجودہ نسلوں نے نہ صرف اٹھایا ہے بلکہ بلند تر کرتی چلی جا رہی ہیں۔

(از خطبہ فرمودہ 2- نومبر 1990)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2-50 روپے

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

ریکارڈ شدہ 11 ستمبر 1998ء
جو 13 ستمبر 1998ء کو نشر ہوئی۔

بقیہ کلاس

ظالم افسر سے نجات

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت میر صاحب کا ایک اور واقعہ بیان فرمایا۔

ایک دفعہ شملہ تبادلہ ہو گیا وہاں ایک انگریز سرجن کرنل جو ڈوائن سخت بد زبان' نہایت بد تمیز' بات بات پہ اپنے ماتحتوں کو گالیاں دینے والا تھا۔ میں نے دعا کی۔ کہ اے اللہ مجھے اس کی سختی سے بچا۔ میر صاحب کہتے ہیں میں جب شملہ پہنچا ہوں۔ ادھر کرنل صاحب ہسپتال پہنچ گئے۔ اس کے بعد اتنا بیمار ہوا کہ لمبی چھٹی لے کر ولایت چلا گیا اس کی جگہ ایک کرنل حلیلے تھے۔ تھے انگریز مگر بہت نفیس مزاج' حلیم الطبع اچھے لوگوں کی قدر کرنے والے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

یہ جو ہماری باتیں ہیں کہ اللہ مدد فرماتا ہے۔ یہ منہ کی باتیں نہیں ہیں واقعتاً ایسا ہوتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ساری دنیا کی جماعت مٹھی کی طرح کس طرح اکٹھی ہوتی۔ اتنی عظیم قربانیاں کیسے کرتے۔ صرف اللہ پہ یقین ہے اللہ کی نصرت پہ یقین ہے اللہ کی مدد پر یقین ہے اور گھر گھر میں نشان چمکتے رہتے ہیں۔

پھر فرمایا آج آپ کی معلومات میں اضافہ کے لئے ایک چیز رکھی ہوئی ہے وہ ہے دیوار چین۔

دیوار چین

چین کی باتیں اچھی لگتی ہیں۔ اور کبھی کبھی چین کے تذکرے ہوتے رہنے چاہئیں۔ چین نے دنیا کی تہذیب پر بہت احسان کیا ہے۔ بہت چیزیں دی ہیں حکمت' طبابت' عقل کی بہت سی باتیں کنفیوشس بھی چینی تھے۔ ان کی عقل کی باتیں تو بہت مشہور ہیں۔ اور وہ خدا کے نبی تھے اتنے عقل والے تھے کہ ان کے فقروں کے فقرے مسلسل چلتے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے قرآن سے اٹھا لئے ہیں اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دیوار چین کے حوالے سے گفتگو کا آغاز فرمایا۔ فریم میں لگی ہوئی ایک تصویر جس میں دیوار چین کو مختلف شکلوں میں دکھایا گیا تھا۔ حاضرین و ناظرین کو دکھائی گئی فرمایا اس کی لمبائی 3500 میل ہے یعنی پانچ ہزار کلومیٹر آج تین ہزار میل سڑک بنانا مشکل ہے اس کا نام دیوار ہے مگر اس کے اندر نیچے بڑے بڑے کمرے ہیں اس پر فوجی سازوسامان سے لیس اپنے رتھوں سے چلا کرتے تھے تاکہ دشمن کے حملوں سے باخبر رہا جائے۔ دو دیواروں کے درمیان فوجی رتھوں پر چلا کرتے تھے۔ تاکہ فوج کو کمک پہنچائی جائے اس پر تیر انداز ہر وقت تیار رہتے تھے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ تین ہزار میل لمبی دیوار کی ضرورت کیا پڑی؟ منگولوں کے حملوں سے بچنے کے لئے۔ منگول قوم بہت خطرناک تھی۔ بہت جفاکش اور خون ریز لڑائیاں کرنے والے تھے۔ حملہ اتنی تیزی سے کرتے تھے۔ کہ حملہ پہلے ہو جاتا تھا اور پتہ بعد میں چلتا تھا ان کے حملے کی اطلاع نہیں ہو سکتی تھی۔ انہوں نے یورپ کے دروازے بھی کھٹکھٹائے ہیں۔

فرمایا۔ ان کی تاریخ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ گھڑسوار تھے۔ تین دن رات گھوڑوں پر چلتے تھے گھوڑوں پر ہی سوتے تھے۔ گھوڑا تھک جاتا تھا سوار نہیں تھکتا تھا۔ اور گھوڑوں کے اوپر سے خاص طریق پر زخم لگا کر (تاکہ زیادہ نقصان نہ ہو) منہ لگا کے خون پی جاتے تھے۔ پھر اس زخم کو بند کر دیتے تھے۔ اس کی وجہ سے ان کے جسم میں گرمی بہت تھی۔ ایک برفانی درہ تھا جس پر سے انہوں نے گزر کر حملہ کیا تھا اب یورپ کے محققین نے یہ پتہ لگانے کے لئے کہ اتنے ٹھنڈے علاقے سے اس دور میں کس طرح وہ لوگ یہاں سے گزرے ہیں۔ آجکل کے زمانے میں ہر طرح کی سہولیات دے کر ہیٹر وغیرہ اور دوسری اشیاء سردی سے بچانے کے لئے دیں۔ فوج کے ایک جھے کو وہاں بٹھایا۔ کہ چھ گھنٹے یہاں قیام کریں۔ یہ لوگ چھ گھنٹے وہاں نہیں گزار سکے۔ انہوں نے کہا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر ہم مزید یہاں ٹھہرے تو مر جائیں گے۔

منگولوں کو وہاں سے گزرنے میں پورا دن لگا تھا۔ یہ لوگ چھ گھنٹے بھی نہیں گزار سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ گھوڑوں پر چلتے تھے۔ اور گھوڑوں کا خون چوستے تھے۔ اتنی گرمی پیدا ہو جاتی تھی کہ سردی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ ان کو کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ یہ بہت جفاکش لوگ تھے۔ ان کو کہتے ہیں منگولین۔ ہلاکو خان' چنگیز خان اور تیمور لنگ انہیں میں سے تھے۔ دنیا کی تاریخ میں ان جیسے تیز حملہ کرنے والے نہیں ملیں گے۔ کسی تاریخ میں نہیں ملتے۔ چینیوں کو اس کی مصیبت پڑی ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے منگولین کے ساتھ جتنی بھی سرحد ملتی تھی سمندر تک دیوار کو لے گئے تھے۔

حضور نے فرمایا۔ چینی بھی بہادر ہیں مگر منگولین کا کوئی جواب نہیں جب دیوار بن رہی تھی اس وقت بھی تو حملے ہو رہے ہوں گے تو ساتھ ساتھ دفاع بھی کرتے رہے ہوں گے۔ دشمن کی افواج کو دھکیلتے ہوں گے۔ دس سال میں یہ دیوار تیار ہوئی تھی۔

فرمایا۔ لمبائی کے متعلق جو مختلف روایتیں ہیں مجھے تو چینی صاحب کی باتیں انسائیکلو پیڈیا سے زیادہ ٹھیک لگتی ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا نے گپیں ماری ہوئی ہیں معلوم ہوتا ہے کسی ایسے شخص نے تحقیق کی ہے۔ جسے پورے طور پر چینی زبان نہیں آتی تھی۔ واقعہ میں ایک دیوار ہے جو چاند سے بھی نظر آتی ہے۔ انسائیکلوپیڈیا نے لکھا ہے کہ 1500 میل ہے۔ مگر یہ 3500 میل ہے۔

فرمایا۔

دیوار چین انجینئرنگ کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی بلند عمارتیں تو بنائی ہیں اور پرامیڈ Pyramids مگر اتنا لمبا سلسلہ ہو اس کی کوئی مثال ساری دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس زمانے میں مال برداری کی بھی مشکلات ہوتی تھیں۔ یہ دیوار شروع ہوئی تھی حضرت مسیح موعود سے 700 سال پہلے (جبکہ مال برداری کے ذرائع بھی نہ تھے) 241 قبل مسیح میں بادشاہ چھن شرہونگ نے سارے چین کو متحد کیا تھا۔ چین بہت بڑا ملک ہے ہندوستان اور پاکستان تو اس کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔ یہ تو اپنی ذات میں پورا براعظم ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ ذرائع نہ تھے ان کو اکٹھا کرنا بڑی بات ہے۔ کتنا بڑا ملک اس زمانہ میں اکٹھا کر دیا۔ ریاستوں کی آپس کی لڑائیاں ختم کیں۔ ان کی درمیانی دیواروں کو گرانے کا حکم دیا۔ آپس کی لڑائیاں ختم کیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب قومیں اندرونی طور پر پھٹ جائیں تو دشمن سے ان کی کوئی حفاظت نہیں رہتی۔

پھر مختلف دیواروں کو ملانے کا حکم دیا آپس کے ٹکڑوں کو ملانے کا حکم دیا۔ تین لاکھ فوجی افسر مقرر تھے جو سپاہی کام کر رہے تھے ان کی تعداد کا اندازہ آپ خود لگالیں۔ دس سال میں یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ دس سال انہوں نے سخت محنت کی ہے آجکل نہیں کر سکتے۔ دس سال میں اتنا بڑا منصوبہ۔

حضور نے آخر پر فرمایا۔ اردو کلاس کی وجہ سے دنیا کو بہت سی معلومات ملتی ہیں ' لطیفے' کہانیاں' موٹے بچے اور بڑے بچے کی پیاری پیاری باتیں' ننھے اردو کلاس تو گلدستہ ہے اس میں طرح طرح کے پھول اور رنگ اکٹھے ہیں طرح طرح کی باتیں ہوتی ہیں۔

ربوہ سے گئے ہوئے تین بہن بھائیوں کو از راہ شفقت اپنے پاس بلایا اور پیار دیا۔ ایک چھوٹی سی بچی نے حضور کے ساتھ اپنی تصویر ٹی وی پر آتی دیکھی تو خوشی سے اچھل پڑی اور خوش ہو کر کہنے لگی میں ٹی وی پر آرہی ہوں اس کی اس معصومانہ حرکت سے سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اس کے بھائی کو حضور نے اپنے کھانے سے تبرک عنایت فرمایا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر

موصول ہونے والے خصوصی پیغامات

> جلسہ سالانہ برطانیہ 1998ء کے موقع پر سویڈن کی صاحب اقتدار سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کی ایگزیکٹو کے ممبر اور یورپین یونین میں ریجنل کمیٹی کے منسٹر جناب Roger Kaliff بھی تشریف لائے تھے۔ ذیل میں ان کی تقریر کا اردو ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔

کالمار (سویڈن) کے میئر جناب Roger Kaliff کی تقریر کا اردو میں مفہوم

میرے عزیز دوستو!

مجھے آج ٹلفورڈ کے اس جلسہ میں شرکت کر کے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے اور میں آپ کی پر محبت دعوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے چند الفاظ کہنے کا موقع دیا ہے۔

تقریباً دس سال قبل مجھے کالمار کے میئر کی حیثیت سے جناب حضور عزت مآب مرزا طاہر احمد سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اس وقت سے آج تک ہم آپس میں مستقل رابطہ رکھے ہوئے ہیں اور اکثر انسانی حقوق پر گفتگو کرتے ہیں۔

میں سویڈن سے آیا ہوں۔ اس ملک سے جس نے 1979ء میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو جو آپ کی جماعت کے رکن ہیں' فزکس کا نوبل انعام دیا تھا۔

میں خود اپنی ذاتی حیثیت میں ایک سیاستدان اور سرگرم شہری ہوں جس کے باعث مجھے کئی اعتبار سے مختلف مقامات پر کام کرنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ مثلاً

.... کالمار میں مقامی طور پر۔ جو کہ سویڈن کے جنوب مشرق میں ایک درمیانی نوعیت کا علاقہ ہے۔

... کالمار کے ضلع میں چیئرمین کی حیثیت سے

.... قومی سطح پر لوکل اتھارٹیز کی سویڈش ایسوسی ایشن میں اور یورپ میں بین الاقوامی سطح پر۔

ان تمام مواقع پر مجھے مختلف ملکوں کے لوگوں سے ملنے کا موقع ملتا ہے اور ان ملکوں اور قوموں کے درمیان پائے جانے والے امتیازات اور یکسانیت کے عوامل سامنے آتے ہیں جن میں آزادی اور جمہوریت پیش پیش ہیں۔ اس دوران میں نے یہ بھی سمجھنے کی کوشش کی ہے کہ مختلف مذاہب اور معاشروں کے درمیان جو حدود قائم ہیں ان کے پار کس طرح رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ خاص طور پر جناب حضور سے گفتگو کے دوران مجھے بہت اچھا موقعہ ملا کہ میں (....) دنیا میں آنے والی تبدیلیوں اور رجحانات کو بنظر غور دیکھ سکوں۔ ہمارے اور آپ کی جماعت کے دائرہ کار میں بہت سے عوامل یکساں ہیں مثلاً انسانی حقوق کے لئے جدوجہد' یہ بات بالکل صحیح ہے کہ صرف آزاد لوگ ہی ٹھیک طور پر سیاسی یا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد سلیمان صاحب

ایک پیاری کتاب۔ بے مثل کلام۔ برکات کا سرچشمہ

قرآن کریم

ایک ہولناک رات

ایک ہولناک رات چھانے لگی۔ ہر طرف تاریکی نے غلبہ پانا شروع کیا۔ مشرق، مغرب اور شمال، جنوب سب اندھیرے میں غرق ہو گئے۔ کوئی راہ سلامت نہ رہی، کوئی منزل قائم نہ رہی کوئی سرائے آباد نہ رہی۔ کوئی پناہ گاہ محفوظ نہ رہی، شہر اجڑنے لگے، گلیاں ویران ہو گئیں۔ گھر بے آباد ہو گئے۔ انسان انسان نہ رہا۔ انسانیت دم توڑنے لگی۔ گویا خشکی اور تری دونوں فساد کی آماجگاہ بن چکے تھے۔

ایک تابناک سورج

تب قدیم نوشتے پورے ہونے کا وقت آ گیا۔ وہ منادی آیا جس نے روحانی قیامت کا صور پھونکا۔ وہ سراج منیر طلوع ہوا۔ جس کی نورانی کرنوں نے ظلمات کے پردوں کو تار تار کرنا تھا۔ جس کے بارے میں قدیم نوشتے یہ مسرت سنا رہے تھے کہ

"میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا" (استثناء 18/17)

"اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے ایک آتشی شریعت تھی۔" (استثناء 32/2)

"تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا.....جو سنے گا وہی کہے گا۔" (یوحنا 16/13)

ایک انقلاب آفریں کتاب

پس وہ روح حق آیا اور یہ منادی کی کہ اے ہدایت کے طالبو اور اے راستی کے متلاشیو آؤ کہ وہ آسمانی کتاب نازل ہو چکی جو ھدًی لّلمتقین ہے۔ یعنی تمہیں گمراہی کی دلدل سے نکال کر ہدایت کے پر امن راستوں پر گامزن کرنے والی ہے۔

وہ "نور" ہے جو اندھیروں اور تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے کر آنے والی ہے۔ وہ "فرقان" ہے جو حق اور باطل میں فرق کرنے والی ہے۔

وہ "شفا" ہے جو تمام اندرونی اور بیرونی بیماریوں کو شفا بخشنے والی ہے۔ وہ "کلمۃ الفصل" ہے جو ہر نزاع کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

وہ "قرآن عظیم" ہے جو تمہیں پستیوں سے نکال کر عظمتوں کے بلند مینار پر فائز کرنے والی ہے وہ "قرآن مبین" ہے "جس میں تعلیم حقانی کامل اور مفصل طور پر بیان کی گئی ہے" وہ "قرآن حکیم" ہے جو سرچشمہ ہے تمام حکمتوں اور دانائیوں کا۔ وہ "قرآن کریم" ہے جو انسان کو بزرگی اور شرف کا اعلیٰ اعزاز عطا کرتا ہے۔ وہ "قرآن مجید" ہے جو انسان کو ذلت کے گڑھوں سے نکال کر عزت و احترام کے بلند و بالا مراتب پر قائم کرتا ہے۔

وہ برکات کا سرچشمہ ہے، وہ نجات کا ذریعہ ہے وہ اکمل اور اتم کتاب اور بے مثل کلام ہے ہاں وہ ہمارا "ملیح الحسن محبوب" ہے۔

بہترین انسان

قرآن کریم کی اسی عظمت، فضیلت اور برکت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اور آنحضور ﷺ نے اسے سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کی تلقین فرمائی ہے۔ آنحضور ﷺ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں۔

یقیناً تم میں سب سے افضل وہ ہے جو قرآن کریم کو سیکھے اور پھر اسے دوسروں کو سکھائے۔"

(بخاری کتاب الفضائل)

پس جو فضیلت قرآن کو باقی تمام کتب پر ہے وہی فضیلت عالم قرآن کو باقی تمام لوگوں پر ہو گی اسی طرح ایک اور موقعہ پر حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

"جو شخص قرآن کو اچھی طرح مہارت کے ساتھ پڑھتا ہے وہ بڑی عزت والے فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔ اور جو قرآن کو کوشش اور محنت کر کے پڑھتا ہے اسے دگنا ثواب ملے گا (یعنی ایک قرآن پڑھنے کا ثواب اور دوسرا محنت اور کوشش اور لگن کا اجر)

(سنن ابی داؤد باب فی ثواب قراءۃ القرآن)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

قرآن کریم کو سیکھنے اور سکھانے کا عمل ایسا پیارا اور بابرکت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے اتنا خوش ہوتا ہے کہ اپنی عنایت اور فضلوں کے دروازے اس پر کھول دیتا ہے۔

حضرت ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کو قرآن کریم نے اور میرے ذکر نے مصروف رکھا اور اس نے سوال نہ کیا تو میں اسے ان لوگوں سے زیادہ عطا کروں گا۔ جن کو سوال کرنے پر میں عطا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو باقی تمام کلاموں پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جیسے اللہ کو اس کی تمام مخلوق پر۔"

(سنن ترمذی ابواب فضائل القرآن)

پھر حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

"جب لوگ خدا تعالیٰ کے گھر میں اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کو قرآن کریم سکھاتے اور تلاوت کرتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ اور ان کو رحمت خداوندی ڈھانپ لیتی ہے۔ اور فرشتے ان پر سایہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا اپنے پاس بیٹھے ہوؤں سے ذکر کرتا ہے۔"

(سنن ابی داؤد باب ثواب قراءت القرآن)

اسی طرح احادیث میں قرآن کریم سیکھنے والوں کے لئے بہت سارے فضائل و برکات کا ذکر ملتا ہے۔ ایک موقعہ پر حضور ﷺ نے فرمایا۔

"لوگوں میں سے بعض لوگ خدا کے گھر والے ہوتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کی وہ کون ہیں۔ فرمایا۔

"یعنی قرآن کو پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے اور اسے اپنا نصب العین بنانے والے اللہ کے اہل ہیں گویا اس کے گھر کے افراد ہیں۔ اور اس کے خواص میں سے ہیں۔"

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 128)

حضرت مسیح موعود اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ (کشتی نوح)

والدین کا تاج پہننا

قرآن کریم کا فیض صرف قرآن پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے تک ہی محدود نہیں رہتا۔ بلکہ یہ وہ نور ہے جو اردگرد بھی سرایت کرتا ہے۔ اور اس کی تاثیر دوسروں تک بھی پھیلتی ہے۔ اور اس کا فیض اس کے عزیز و اقارب اور دوستوں پر بھی وسیع ہو جاتا ہے۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں۔

"جس شخص نے قرآن پڑھا۔ اور اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے روز دو تاج پہنائے جائیں گے۔ جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہو گی۔ اگر دنیا میں سورج تمہارے گھروں میں آ جائے تو اس کی روشنی سے ان تاجوں کی روشنی زیادہ ہو گی پھر جب اس کے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو خیال کرو کہ خود اس شخص کا جس نے قرآن سیکھا کیا درجہ ہو گا۔"

(سنن ابی داؤد باب فی ثواب قراءت القرآن)

اس حدیث مبارکہ میں ہمیں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ نہ صرف ہم خود قرآن کریم کی تلاوت کریں بلکہ اپنے بچوں کو بھی سکھائیں۔ اور اس کی تعلیم پر عمل کریں۔

تلاوت قرآن کی برکات

تلاوت قرآن کریم سے متعلق احادیث میں بہت سی برکات بیان ہوئی ہیں۔ چونکہ قرآن حرفاً حرفاً الہامی ہے۔ اس لئے اس کے ہر حرف پر ثواب ملتا ہے۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں۔

"جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا تو اس کے لئے ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی دس گنا ثواب رکھتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف بھی ایک حرف ہے اور لام بھی اور میم بھی۔"

(ترمذی ابواب فضائل القرآن)

شیطان سے پاک گھر

قرآن کریم ایسی بابرکت کتاب ہے جس کے پڑھنے سے شیطان بھاگتا ہے اور فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

"اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جائے وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔"

(ترمذی ابواب فضائل القرآن)

خوش الحانی سے تلاوت کرنا

آنحضرت ﷺ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ خوش الحانی سے تلاوت کیا کرو۔ آپ فرماتے ہیں۔

اپنی آوازوں کے ذریعہ قرآن کریم کو خوبصورت بناؤ۔ دلکش بناؤ۔

(سنن نسائی کتاب الصلوۃ باب تزئین القرآن بالصوت)

آنحضور ﷺ خود بھی بہت خوش الحانی سے تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اور خوش الحانی سے سننا پسند فرماتے تھے۔

بعض صحابہ کی آواز میں اتنا سوز اور نغمگی ہوتی کہ جب وہ تلاوت کرتے تو اردگرد کے لوگ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مشہور واقعہ آتا ہے کہ جب آپ تلاوت فرما رہے ہوتے تو آپ کے اردگرد قریش کی عورتیں اور بچے جمگھٹا لگا کر آپ کی تلاوت سنتے۔ تلاوت کے بارے میں آپ نے دونوں طرح کا طریق بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"جس نے قرآن کو اونچی آواز میں پڑھا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے ظاہری طور پر صدقہ دیا۔ اور جس نے اسے آہستہ آواز میں یعنی پوشیدہ طور پر پڑھا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے پوشیدگی میں صدقہ دیا۔"

(ترمذی ابواب فضائل القرآن)

زنگ کا دور ہونا

قرآن کریم دلوں کی کدورت دور کرتا ہے۔ اور انہیں پاک صاف کر کے خدا کی محبت سے بھر دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

"یہ دل اس طرح زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح پانی لگنے سے لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ اسے کیسے صاف کیا جائے اور جلا پیدا کی جائے فرمایا۔

کثرت سے موت کا ذکر کرنے اور کثرت سے تلاوت قرآن کرنے سے اس کا زنگ دور ہو گا۔ اور وہ پاک صاف ہو جائے گا۔

(مشکوۃ باب فضائل القرآن)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری کمزوریوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پاکر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔
(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص 467)

صرف تلاوت کافی نہیں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں تلاوت پر زور دیا وہاں اس کا کوئی یہ مطلب ہرگز نہ لے کہ ظاہری طور پر ہی قرآن کو پڑھنا کافی ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ تمام برکات پالے گا جو قرآن کے تعلق میں بیان ہوئی ہیں۔ خواہ عمل کیسا ہی ہو۔ نہیں بلکہ آپؐ نے وضاحت سے یہ مضمون کھولا ہے کہ بے شک الفاظ میں قرآن پڑھنا بھی بابرکت اور بے شمار فوائد رکھتا ہے اور اس سے عمل کی بھی توفیق ملتی ہے مگر اسی کے لئے جو اس پر صدق دل سے عمل کرنے کی کوشش کرے۔ ورنہ جس کی زندگی قرآن کریم کے خلاف ہو اور وہ عمداً اس سے روگردانی کر رہا ہو زبان سے خواہ وہ ہزارہا مرتبہ قرآن پڑھ لے اس کو قرآن پر ایمان لانا بھی نصیب نہ ہوگا کجا یہ کہ اس کی برکات سے متمتع ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔
یعنی ہرگز وہ شخص قرآن کریم پر ایمان نہیں لایا جس نے اس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیا ہے۔
(ترمذی ابواب فضائل القرآن)

حلق سے نیچے نہ اترے گا

ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے یہ روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"تم میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی کہ تم بظاہر اپنے آپ کو ان سے حقیر سمجھو گے اور اپنے عمل ان کے عملوں سے کم پاؤ گے۔ مگر جب وہ قرآن پڑھیں گے تو قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اتر سکے گا۔ اور وہ اس طرح اسلام سے باہر نکل جائیں گے جس طرح تیر اپنے حدف سے آر پار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ شکار کا اس پر کوئی نشان باقی نہیں رہتا۔"
(بخاری کتاب فضائل القرآن)

تدبر سے پڑھو

پس قرآن کریم کی صرف خشک تلاوت کسی کام کی نہیں بلکہ شوق اور محبت کے ساتھ اس کے مضمون میں ڈوب کر اس کی تلاوت کرنا باعث برکت اور ثواب ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
"تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار جو تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا..... کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔"
(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 ص 27)

پس قرآن کو خوب پڑھنا چاہئے۔ اور اس کا ترجمہ سمجھ کر اس کی ہدایت پر عمل کرنا چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تلاوت ٹھہر ٹھہر کر سکون اور وقار کے ساتھ سمجھ سمجھ کر کی جائے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت

صحابہ کرام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کا نقشہ یوں کھینچتے تھے کہ آپؐ اس طرح تلاوت فرماتے کہ ہر حرف کی سمجھ آ رہی ہوتی۔ آپؐ رک رک کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھتے۔ اس لئے آپؐ پسند فرماتے کہ 40 دنوں میں یا 30 دنوں میں قرآن کا دور کیا جائے۔ چنانچہ بعض صحابہ نے جب ایک دن میں قرآن کریم ختم کرنا چاہا تو آپؐ نے منع فرمایا۔ ایک ایسے ہی موقعہ پر فرمایا۔
کہ جس نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا تو گویا اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔
(ترمذی ابواب فضائل القرآن)

آنسو رواں تھے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ مجھے قرآن سناؤ۔ میں نے عرض کی حضور کیا میں آپ کو سناؤں؟ قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں سناؤ۔ چنانچہ میں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی۔ حضور اس قدر انہماک اور قرآنی مضمون میں ڈوب کر سن رہے تھے کہ جب میں فکیف اذا جئنا............ ...... پر پہنچا تو آپ نے فرمایا بس کرو۔ میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔"
(بخاری کتاب فضائل القرآن)

سوچنے کی عادت ڈالو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
"قرآن کریم پڑھنے کے بعد سوچنے کی عادت ڈالو۔ اور سوچنے کے بعد اس پر عمل کرو اگر تم ایسا کرو گے تو تم ایک زندہ اور فعال قوم نظر آنے لگ جاؤ گے...... سوال یہ ہے کہ تم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اگر تم قرآن کریم پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھاتے ہو۔ تو تم سے بڑھ کر خوش قسمت اور کوئی نہیں۔ اور اگر تم اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو تم سے بڑھ کر بد قسمت بھی اور کوئی نہیں۔ کیونکہ تمہاری جیبوں میں سونا بھرا ہے۔ مگر تم اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔"
(تفسیر کبیر جلد 7 ص 640)

نجات کا سرچشمہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے.... سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں..... تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں۔ جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں۔ جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔"
(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 13، 26، 27)

امامت کا حقدار

حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"لوگوں کی وہ امامت کروائے جو ان میں سب سے زیادہ قرآن مجید کو جانتا ہو۔ اگر اس میں سب برابر ہوں تو جو سنت کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ اور اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو۔"
(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب من احق بالامامہ)
اس حدیث مبارکہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کا حقدار اسے ٹھہرایا ہے جو قوم میں سب سے زیادہ قرآن کریم کا عالم ہو۔

کمسن امام

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارا قبیلہ چشمہ کے پاس آباد تھا۔ جس کی وجہ سے تمام قافلے ہمارے قبیلے سے ہو کر گزرتے تھے۔ ہم ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کرتے وہ ہمیں آپ کی بعثت اور تازہ نازل ہونے والی وحی کے بارے میں بتاتے۔ میں ان سے سن کر وحی کو اچھی طرح یاد کر لیتا۔ جب مکہ فتح ہوا تو ہمارا قبیلہ بھی اسلام لے آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ قبیلے والوں نے امام چننے کے لئے جب جائزہ لیا تو مجھے سب سے زیادہ قرآن کریم جاننے والا پایا اور میں سب سے چھوٹا تھا۔ میری عمر اس وقت چھ یا سات سال تھی۔ چنانچہ مجھے امام بنا دیا۔ میرے پاس صرف ایک چادر تھی جو اوڑھتا تھا۔ جب سجدہ کرتا تو ستر کھل جاتا۔ اس پر قبیلے والوں نے مجھے نئی قمیص سلوا دی۔ اس دن میں اتنا خوش ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔"
(بخاری کتاب المغازی)

ایک اہم پیغام

امامت کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں ہمارے لئے نہایت قیمتی پیغام ہے۔ کہ اگر ہم نے دنیا کا امام بننا ہے۔ اور ساری دنیا کی راہنمائی کرنی ہے اور ساری دنیا کو راہ راست پر لانا ہے۔ اور ان کی اصلاح کرنی ہے جو ہمارا دعویٰ ہے۔ تو پھر لازم ہے کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم کا عالم ہو۔ اسے اچھی طرح پڑھ سکتا ہو۔ اس کے معانی اور مفاہیم کو سمجھتا ہو۔ اگر ہم نے قرآن سیکھ لیا تو ہم اس اہل ہوں گے کہ دنیا کی امامت کر سکیں۔ پھر ناممکن ہے کہ کوئی ہمیں دنیا کا امام بننے سے روک سکے۔

ایک عظیم خوشخبری

اب سوال یہ ہے کہ قرآن کریم کے علوم کس طرح سیکھے جائیں۔ آج جبکہ انسان اپنی جائز ناجائز مصروفیات میں پھنسا ہوا ہے اور دنیاداری کا دور دورہ ہے۔ وہ کہاں جائے، کس استاد کی رہنمائی لے۔ کس کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرے۔ تا اسے قرآن کا حقیقی عرفان نصیب ہو۔ جو اسے قرآن کا سچا عاشق بنا دے۔ جو اسے جام قرآنی نوش کروائے۔ ایسا جام جو اس کی رگ وریشہ میں سرایت کر جائے۔ جو اسے نئی زندگی عطا کرے۔ ایسی زندگی جس پر فنا نہیں۔
پس خوشخبری ہو کہ اس مشکل کا حل خود مشکل کشا خدا تعالیٰ نے کر دیا ہے اور ایسا عظیم الشان انتظام فرمایا ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ ہم سنا کرتے تھے کہ پیاسا کنوئیں کے پاس چل کر جاتا ہے۔ مگر آج ہم نے کیا دیکھا کہ کنواں خود چل کر پیاسے کے پاس آیا ہے۔
"چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس"
آج MTA کے ذریعہ قرآنی علوم کے خزانے ہر طرف بانٹے جا رہے ہیں۔ کوئی دنیا کا خطہ نہیں جو اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہو۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاسز سے بھرپور استفادہ کریں۔ یقیناً یہ کلاسز علم وعرفان کا ایک بہتا ہوا سمندر ہے۔ کہ جب اس میں کوئی غوطہ لگاتا ہے تو ہر جہان کے بعد ایک دوسرا زیادہ حسین اور دلکش جہان نظر آتا ہے۔ جہاں لعل ویاقوت، زمرد والماس ہر طرف چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ خوشنما پھول اور فرحت آمیز پھل قدم قدم پر استقبال کرتے ہیں۔
پس کیا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس آسمانی نعمت سے مالا مال ہونے کے لئے آگے بڑھے۔ اور اپنی غفلت کی چادر کو اتار دے۔ گزشتہ کوتاہیوں پر استغفار کرے اور خوبصورت غلافوں میں رکھے ہوئے قرآن کریم کو باہر نکالے۔ اور اس استاد کی کلاس میں شرکت کرے جو گھر گھر آتا ہے۔ اور ہر کسی کے لئے اپنا دامن فیض وا کرتا ہے۔
پس ہم سب کا فرض ہے کہ ان پاکیزہ کلاسز سے نہ صرف خود برکت پائیں۔ بلکہ اپنے اہل وعیال، دوست واقارب کو بھی اس آسمانی دستر خوان پر لائیں۔ خود بھی سیر ہوں اور دوسروں کو بھی سیر کریں۔
"یہ مائدہ ہے ڈشوں میں اتار کر دیکھو"
☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظفر چوہدری صاحب

خزانۂ معلومات

متفرق عناوین پر ترتیب وار معلومات

آسٹرونیشین زبانیں

Austro Nesion Languages

یہ تقریباً 500 سے 700 زبانوں پر مشتمل ایک لسانی خاندان ہے جو کہ تقریباً 20 کروڑ (200 ملین) افراد میں جو کہ مڈغاسکر سے لے کر ایسٹر (Easter) جزیرے اور تائیوان اور ہوائی سے لے کر نیوزی لینڈ تک پھیلے ہوئے ایک وسیع وعریض جغرافیائی خطے میں آباد ہیں مستعمل ہیں۔

ان زبانوں کو Malayo-Polynesian بھی کہا جاتا ہے۔ یہ چند بڑے لسانی خاندانوں میں سے ایک ہے۔ زبانوں کی تعداد متعین نہ ہونے کی وجہ سے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں دقت ہوتی ہے کہ آیا دو اقسام دو الگ الگ زبانیں ہیں یا ایک ہی زبان کے دو لہجے ہیں۔ کئی مخلوط زبانوں کا وجود باہمی تجارتی تعلقات کی وجہ سے وجود میں آیا ہے۔ یہ لسانی خاندان بنیادی طور پر دو گروہوں میں منقسم ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان سرحد نیوگنی کے جزیرے میں سے ہو کر گزرتی ہے۔

مغربی آسٹرونیشین گروپ 400 کے لگ بھگ زبانوں پر مشتمل ہے جو کہ مڈغاسکر، ملائیشیا، جزائر انڈونیشیا، فلپائن، تائیوان، ویت نام اور کمبوڈیا کے کچھ حصوں اور نیوگنی کے مغربی حصے میں مستعمل ہے۔ مائیکرونیشیا کی دو زبانیں Chamorro اور Puluan بھی اسی زمرے میں آتی ہیں۔ مشرقی آسٹرونیشین گروپ جسے عرف عام میں Oceanic کہا جاتا ہے 300 کے لگ بھگ Micronesia Melanesia اور Polynesia کے جزائر میں بولی جاتی ہے۔ لیکن صرف 20 لاکھ کے لگ بھگ افراد میں مستعمل ہے۔

آسٹریلین زبانیں

تقریباً 200 Aboriginal زبانوں کا گروہ ہے جو کہ آسٹریلیا میں غیر حتمی تعداد کے لوگوں میں مستعمل ہے جو کہ شاید 50'000 سے بھی کم ہیں۔ یہ زبانیں 28 لسانی خاندانوں میں منقسم ہیں اور سب کی سب ایک دوسرے سے متعلق خیال کی جاتی ہیں۔ ایک کے سوا باقی سب لسانی خاندان مغربی آسٹریلیا کے شمالی علاقوں (Northern Territory) میں پائے جاتے ہیں جو کہ کل براعظم کا تقریباً آٹھواں حصہ بنتا ہے اس کے برعکس صرف ایک لسانی خاندان Pama Nyungan براعظم کے باقی علاقے پر محیط ہے جس کے تحت 50 زندہ زبانیں ہیں۔ وہ زبانیں جن کے بولنے والے سب سے زیادہ ہیں۔ 'Warlpiri 'Tiwi 'Aranda Mabuyag اور Western Desert ہیں 18ویں صدی سے اب تک ان زبانوں کی تعداد گھٹ کر نصف کے لگ بھگ رہ گئی ہے۔ Aboriginal زبانوں کا مستقبل غیر یقینی ہے۔ لیکن ساٹھ کی دہائی سے قدیم لوگوں کے حقوق بہتر بنانے کے لئے تحریک کے ساتھ ہی یہ توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ کئی ایک تو اب تحریری شکل میں بھی آچکی ہیں (رومن حروف تہجی میں) اور Bilingual سکول پروگرام جاری ہیں۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے تحقیق کے بعد جن زبانوں کا ماخذ عربی زبان کو قرار دیا ہے ان میں آسٹریلیا کی قدیم زبانیں بھی شامل ہیں۔ تاہم ابھی یہ تحقیق مکمل طور پر شائع نہیں ہوئی۔

آسٹریلین یونیورسٹی کینبرا سے خطاب

5۔ اکتوبر 1983ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ قافلہ ساڑھے سات بجے بذریعہ کار کینبرا (Canbera) پہنچے جو آسٹریلیا کا دارالحکومت ہے۔ اور سڈنی سے 300 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ جہاں دو بجے دوپہر آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی کی فیکلٹی آف آرٹس کے زیر اہتمام (دین) کی نمایاں خصوصیات۔ Distinctie Features پر ایک معرکتہ الآراء تقریر فرمائی۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ مقامی لوگوں نے بھی شرکت کی۔ خطاب کے بعد حضور نے سامعین کے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ سوال وجواب کا یہ سلسلہ دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اس اجلاس کی صدارت مسٹر رابرٹ بارنس آف کلاسک ڈیپارٹمنٹ نے کی۔"

(الفضل 8۔ اکتوبر 1983ء)

☆......☆......☆......☆

آسمانی پرکاش

○ یہ کتاب ناصرالدین عبداللہ وید بھوشن مولوی فاضل صاحب نے پنڈت دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کے سمولاس نمبر 14 یعنی چودھویں باب میں قرآن کریم پر کئے گئے 100 ناپاک الزامات و اعتراضات کے جواب میں تحریر کی۔

کتاب کے آغاز میں مصنف نے بنارس جاکر سنسکرت اور وید کی تعلیم حاصل کرنے، آریوں کی سخت دلی اور اپنی مشکلات کا جو حال تحریر کیا ہے وہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے یہ کتاب پہلی مرتبہ 500 کی تعداد میں شائع ہوئی اور اس کے کل 320 صفحات ہیں۔

آسمانی پیغام

○ یہ کتاب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فروری 1956ء میں امرتسر میں منعقد ہونے والی "آل انڈیا کانگریس کمیٹی" کے اجلاس کے موقع پر تصنیف فرمائی تاکہ ان تک احمدیت کا پیغام پہنچایا جاسکے۔

اس کا دوسرا ایڈیشن اگست 1958ء میں شائع ہوا۔

آسمانی تحفہ

○ یہ پمفلٹ بھی صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے 1956ء کے کانگرس کمیٹی کے امرتسر میں منعقدہ اجلاس کے لئے تحریر کیا آپ اس وقت ناظر دعوت کے عہدے پر فائز تھے۔

آسمانی ٹیکہ

○ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب کشتی نوح کا ایک نام ہے۔

یہ نام اس کتاب کو آپ نے اس لئے دیا کہ ان دنوں ہندوستان میں طاعون کی وباء زوروں پر تھی اور انگریزی حکومت نے اس وباء پر قابو پانے کے لئے ایک ٹیکہ فراہم کیا تھا اور عوام کو یہ ٹیکہ لگوانے کے لئے تحریک چلائی جارہی تھی۔ لیکن حضرت اقدس نے اپنی جماعت کو یہ ٹیکہ لگوانے سے منع فرما دیا ان دنوں میں آپ نے کشتی نوح تصنیف فرمائی جس میں غضب الٰہی سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی جماعت کو نصائح فرمائیں۔

(تفصیلی ذکر کشتی نوح کے عنوان کے تحت آئے گا)

آسمانی فیصلہ

○ حضرت مسیح موعود کی کتاب ہے۔ جس میں حضور نے مخالفین کو بعض علامات میں مقابلے کی دعوت دی۔

یعنی بشارات رحمانیہ
انکشاف امور غیبیہ
قبولیت دعا اور معارف قرآنی

27۔ دسمبر 1891ء تک یہ کتاب تصنیف ہو چکی تھی اور جنوری 1892ء میں یہ شائع ہوئی۔ اسے مطبع ریاض ہند امرتسر سے ایک ہزار کی تعداد میں طبع کروا کر فی سبیل اللہ تقسیم کیا گیا۔

کتاب کے آخر میں "اطلاع" کے نام سے تین صفحات "الف" "ب" اور "د" شامل ہیں جن میں حضرت مسیح موعود نے احباب جماعت کو زیارت قادیان کی اہمیت و برکت کا احساس دلا کر جلسہ سالانہ قادیان پر آنے کی تحریک فرمائی ہے۔ آسمانی فیصلہ روحانی خزائن کی جلد نمبر 4 میں شامل ہے۔

آغا خان

○ آغا خان اسماعیلی فرقے کے چار اماموں کا لقب ہے۔ سب سے پہلے آقائے حسن علی شاہ کو اس لقب سے پکارا گیا۔ یہ ایرانی حکمران فتح علی شاہ قاچار کے داماد اور کرمان کے گورنر تھے اور امام حسن علی شاہ محلاتی کہلاتے تھے 1818ء میں انہیں آغاخان کا لقب بادشاہ کی طرف سے عطا ہوا۔ یہ 1800ء میں پیدا ہوئے اور 1881ء میں ان کی وفات ہوئی۔ 1838ء میں ناکام بغاوت کے بعد 1841ء میں یہ سندھ چلے آئے اور بمبئی میں مقیم ہوئے۔ یہ آغا خان اول کہلاتے ہیں۔

ان کے بیٹے آغا علی شاہ جو اپنی قابلیت اور علمی مقام کے باعث اپنے وقت کے مشاہیر میں سے تھے آغا خان دوم کے طور پر ان کے جانشین ہوئے۔ آپ محمڈن نیشنل ایسوسی ایشن کے صدر تھے۔

ان کے جانشین سر سلطان محمد شاہ آغاخان سوم کہلاتے ہیں۔ (ان کے تفصیلی حالات آغاخان سوم کے تحت بیان ہوں گے۔)

موجودہ آغاخان (چہارم) پرنس کریم آغاخان ہیں۔ آپ 13۔ جولائی 1957ء کو اسماعیلی فرقے کے امام بنے۔

آغاخان سوم۔ سر سلطان محمد شاہ

○ (1877ء تا 1957ء)

آپ 2 نومبر 1877ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ تاریخ میں سر آغا خان کے نام سے مشہور ہیں۔ سر آغاخان حضرت علی کی اڑتالیسویں پشت میں سے تھے۔ اور اسماعیلیہ فرقہ کے اڑتالیسویں امام۔ آپ اپنے وقت کے عظیم الشان سیاستدان اور مدبر تھے۔ آپ نے نہ صرف مسلمانان ہند بلکہ دنیائے اسلام کی عظیم خدمات سرانجام دیں۔ آپ اسلامی ممالک کے اتحاد کے زبردست حامی اور جمال الدین افغانی کے ہم خیال تھے۔ اپنی وسیع المشربی کی بنا پر عالمی شہری تھے۔ 1924ء میں انڈین کونسل آف سٹیٹ نے انہیں امن کا نوبل پرائز دینے کی سفارش کی۔ 1937ء میں ان کی عالمی خدمات کے اعتراف میں ان کو لیگ آف نیشنز کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ 1949ء میں حکومت ایران نے ان کو ایرانی قومیت عطا کی 1951ء میں حکومت شام نے ان کو نشان بنو امیہ عطا کیا۔ 1953ء میں انڈونیشیا نے گل سرخ وسفید سے نوازا۔

آپ فرقہ اسماعیلیہ کے پہلے امام تھے جو اپنے مریدوں میں ہیرے جواہرات سونے اور پلاٹینیم میں تولے گئے۔ آپ نے اس رقم کا 90 % اپنے فرقے کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر دیا۔

سر آغا خان 11۔ جولائی 1957ء کو سوئٹزرلینڈ میں ورسوا کے مقام پر فوت ہوئے اور اسوان (مصر) میں دفن ہوئے۔

ایک مقالہ نگار نے حضرت چوہدری ظفراللہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی منظر

ابن اقبال

ملائیشیا کا اقتصادی بحران

1997ء کے وسط میں شروع ہونے والا آسیان ممالک کا شدید اقتصادی بحران ایسا دھچکا تھا جس کے لئے اس وقت کوئی بھی تیار نہ تھا۔ تمام دنیا مشرقی ایشیا کے ممالک جن کو اقتصادی ٹائیگرز کا نام دیا جاتا تھا کے متعلق رطب اللسان تھیں اور حیرانی سے ان کی ناقابل یقین ترقی کی رفتار کو دیکھ رہی تھیں اور ہر کوئی سمجھتا تھا کہ یہ ترقی کی رفتار ان ممالک میں یونہی ہمیشہ کے لئے چلتی رہے گی۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے یہ تمام ممالک جن میں تھائی لینڈ ملائیشیا انڈونیشیا فلپائن اور جنوبی کوریا شامل تھے شیر کی بجائے بھیگی بلی میں تبدیل ہو گئے۔ ان کے سکوں کی قدریں انتہائی کم ہو گئیں۔ اور تمام ممالک کشکول پکڑے آئی۔ ایم۔ ایف کے دروازے پر پہنچ گئے کہ وہ ان کو اس بحران سے باہر نکالے۔

ملائیشیا بھی اس بحران سے بری طرح متاثر ہوا۔ اس کے سکہ رنگٹ کی قیمت 45 فی صد کم ہو گئی۔ اس کی ترقی کی رفتار جو اس بحران سے پہلے 6ء 8 فی صد تھی 1998ء میں اس کا ہدف خود حکومت کی طرف سے کم کر کے 3 فی صد رکھا گیا۔ لیکن اگرچہ یہ سب صورت حال دوسرے آسیان ممالک ہی کی طرح تھی لیکن ملائیشیا کے لیڈر مہاتیر محمد نے اس کا مقابلہ باوقار طریقے سے کرنے کا فیصلہ کیا۔

دوسرے ممالک کے برخلاف ملائشیا نے آئی۔ ایم۔ ایف اور ورلڈ بینک سے کسی بھی قسم کی مدد لینے سے انکار کر دیا بلکہ اپنی طرف سے تھائی لینڈ اور انڈونیشیا کی اقتصادیات کی بحالی کے لئے دو ارب ڈالر دینے کی پیش کش کی۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ ورلڈ بینک کے صدر جیمز ولفن کوہن نے اقرار کیا کہ ملائشیا واضح طور پر دوسرے ممالک سے بہت ممتاز ہے اور اس کے پاس اپنی ضروریات کے لئے زرمبادلہ کے وافر ذخائر موجود ہیں۔

ملائیشیا کے وزیراعظم نے دوسری طرف اپنی معیشت کی بحالی کے لئے تمام حکومتی اخراجات میں 18 فی صد کمی کر دی۔ حکومت کے وزراء کی تنخواہیں دس فی صد کم کر دی گئیں اور تمام سرکاری افسران کی تنخواہ میں تین فی صد کمی کی گئی۔

ڈاکٹر مہاتیر محمد نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر ملائیشیا کے شہری اپنے غیر ضروری اخراجات کم کر دیں۔ درآمدی اشیاء کی فروخت بند کر کے ملکی اشیاء کو خریدنے لگیں اور اسی طرح کے دیگر اقدامات اختیار کریں تو ہم ایک سال کے اندر ہی اس بحران سے باہر نکل سکتے ہیں۔ ہمیں اپنی بچتوں کو بڑھانا چاہئے اور ملکی بینکوں میں ان کو رکھنا چاہئے اور ملکی بینکوں پر اعتماد کرنا چاہئے۔ جن لوگوں نے غیر ملکوں میں جائیدادیں بنا رکھی ہیں انہیں بیچ کر اس سرمایہ کو واپس اپنے ملک میں لائیں۔ بیرونی ممالک کے تفریحی سفر بند کر دئے جانے چاہئیں انہوں نے عورتوں کو بھی مشورہ دیا کہ وہ اپنے زیورات کو فروخت کر کے یونٹ ٹرسٹ فنڈ میں سرمایہ کاری کریں۔

ڈاکٹر مہاتیر محمد کو اپنے ملک کی اقتصادیات اور ترقی پر اتنا اعتماد ہے کہ اس شدید اقتصادی بحران کے باوجود جس میں جنوبی کوریا اور جاپان جیسے ممالک بے بس نظر آ رہے ہیں انہوں نے اپنا دس ارب ڈالر کی لاگت سے بننے والا منصوبہ جو کہ مستقبل کی ٹیکنالوجی پر مبنی ہے اور جس کو سمارٹ سٹی کہا جاتا ہے پر کام بند نہیں کیا۔ اس میں 103 کمپنیوں کو کام کرنے کا لائسنس دے دیا گیا ہے۔ ملائشیا اس کے لئے بنیادی ضروریات مہیا کر رہا ہے جس میں جدید ترین ٹیلی مواصلات کے ذرائع شامل ہیں۔ اسی طرح دیگر منصوبوں پر بھی کام جاری رکھا جا رہا ہے۔ 3ء 1 ارب ڈالر کی لاگت سے بننے والی سٹیل مل کا سنگ بنیاد ابھی رکھا گیا ہے اس کے ساتھ ایک گہرے پانی کی بندرگاہ کی تعمیر بھی کی جا رہی ہے جنوری 98ء میں تجارتی بچت ملائشیا کے حق میں ہو گئی ہے۔

بہرحال ان تمام حالات کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ ملائشیا باقی آسیان ممالک سے بالکل علیحدہ نظر آتا ہے۔ وہ آئی۔ ایم۔ ایف اور ورلڈ بینک کی مدد کے بغیر اور ایک انتہائی باوقار طریقے سے اس اقتصادی بحران سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہا ہے اور صاف نظر آ رہا ہے کہ جلد ہی یہ ملک اس بحران سے عہدہ برآ ہو جائے گا اور ملک ایک دفعہ پھر اسی ڈگر پر چل نکلے گا جس پر وہ اس بحران سے پہلے چل رہا تھا۔

وزیراعظم ڈاکٹر مہاتیر محمد نے اپنے ایک حال میں کئے گئے خطاب میں پھر ایک دفعہ اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ ملائشیا اپنی اقتصادی بحالی کے لئے کبھی کسی غیر ملکی مدد کا خواہاں نہیں ہو گا۔ اور انہوں نے پھر ایک دفعہ غیر ملکی سرمایہ داروں پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ایک دفعہ پھر ہمارے ملک کو اپنی کالونی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ہم اس بات کی کبھی ان کو اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ ملائشیا ایک دفعہ پھر ایک اور جنگ آزادی میں سے گذر رہا ہے۔ انہوں نے اپنے لوگوں سے کہا کہ وہ غیر ملکی لوگوں سے مت ڈریں۔ اور اپنے اتحاد کو قائم رکھیں۔

امید رکھنی چاہئے کہ بالآخر ملائشیا اپنے عزائم کو پورا کر سکے گا اور اس بدلتی ہوئی دنیا میں یہ ایک نیا تجربہ ہو گا جو کہ تمام دنیا کے ترقی پذیر ممالک کے ایک مثال کے طور پر دیکھا جائے گا۔ لیکن اس کے لئے مہاتیر محمد جیسا لیڈر اور ملائشیا کے لوگوں جیسی ایک متحدہ قوم کی ضرورت ہو گی۔

(ماخوذ۔ ڈان 5۔ اگست 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اپنے وطن کی سیر

عطاء المنان

مقبرہ آصف خان - لاہور

مرزا ابوالحسن جس کا خطاب آصف خان ہے ملکہ نور جہاں کا بھائی اور تاج محل میں دفن ملکہ ارجمند بانو بیگم ممتاز محل کا والد تھا۔ آصف خان 1641ء میں بے شمار دولت چھوڑ کر اس جہان فانی سے رخصت ہوا۔ اس کا مقبرہ جہانگیر کے مقبرے سے غربی جانب سرائے اکبری سے منسلک ہے۔

مقبرے کی عمارت ایک وسیع باغ کے وسط میں واقع ہے یہ عمارت ہشت پہلو اور دو منزلہ ہے۔ عمارت کی بیرونی دیواروں پر پچی کاری کی گئی تھی۔ وقت کے تھپیڑوں نے وہ نقش و نگار بہت حد تک مٹا دیئے ہیں لیکن اب بھی کہیں کہیں چند آثار باقی ہیں ان کو دیکھ کر بے اختیار ایک مصرعہ یاد آتا ہے کہ

کھنڈر بتا رہے ہیں عمارت حسین تھی

مقبرے کی عمارت کے گرد چاروں اطراف چار حوض بنائے گئے ہیں۔ ان حوضوں کے وسط میں فوارے لگے ہوئے تھے۔ یہ فوارے کا حوض کو پانی سے بھرا کرتے تھے۔ لیکن اب یہ حوض کبھی کبھار بارش کے پانی سے ہی بھرتے ہیں بقیہ ایام میں خشک رہتے ہیں۔

مقبرے کے اوپر ایک دوہرا گنبد ہے جو طرز تعمیر کے لحاظ سے عام گنبدوں سے مختلف اور انوکھا ہے۔ گنبد پتھروں سے بنایا گیا ہے اور اس کی دیوار قریباً چار فٹ موٹی ہے۔

آصف خان کی قبر کا تعویذ سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے اور اس پر بھی جہانگیر اور نور جہاں کی قبر کی طرح خدا تعالیٰ کے 99 صفاتی نام کندہ ہیں۔

مقبرے کی عمارت کے گرد خوبصورت باغ ہے۔ باغ کے شمال اور مغرب کی طرف بیرونی دیوار کے ساتھ بارہ دریاں بنائی گئی ہیں۔ جنوب کی سمت ایک دروازہ ہے۔

باغ کے شرقی جانب اکبری سرائے تک ایک پختہ راستہ ہے۔ آجکل مقبرے تک پہنچنے کے لئے یہی راستہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اگرچہ مقبرہ اپنی آرائش اور شان کھو چکا ہے۔ اور تعویذ کی شان بھی گہنا گئی ہے پھر بھی ہزارہا زائرین اور بیرونی ممالک کے سیاح اسے دیکھنے آتے ہیں اور اس تاریخی یادگار کے ان مٹ نقوش ساتھ لے کر جاتے ہیں۔

تعارف

حافظ محمد حسین

مصنفہ: سعیدہ احسن ایم اے

یہ کتاب حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت حافظ محمد حسین صاحب کے بارے میں ہے جو ان کی پوتی مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ ایم نے مرتب کی ہے موصوفہ لکھتی ہیں کہ یہ تمام حالات مکرم محترم چچا جان (محمد افضل قریشی صاحب) نے مجھے وقتاً فوقتاً املاء کرائے اور اکثر مجھ سے پڑھوا کر سن بھی لیتے تھے۔ اس کتاب میں جن بزرگوں کے ایمان افروز حالات واقعات اور سیرۃ کے دلکش انداز بیان کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں حضرت حافظ محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ مصنفہ کے دادا، محترم محمد احسن قریشی صاحب مصنفہ کے والد، محمد اسلم قریشی صاحب مربی سلسلہ، مصنفہ کے بھائی اور مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ، عطیہ بیگم صاحبہ اور مبارکہ بیگم صاحبہ آخر میں مصنفہ محترمہ نے اپنے حالات بیان کئے ہیں۔ موصوفہ آج کل عائشہ دینیات اکیڈیمی کی پرنسپل کے طور پر خدمات بجالا رہی ہیں۔

یہ کتاب پڑھنے کے لائق ہے امید کہ بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب ہو گی۔

(ی۔ س۔ ش)

بقیہ صفحہ 5

خان سے حضرت مصلح موعود او آغا خان سوم کی ملاقات کے متعلق دریافت کیا تو حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا۔

"آغا سلطان محمد شاہ کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے کوئی ملاقات تو نہیں ہوئی۔ لیکن انہوں نے مجھے کئی بار کہا تھا کہ حضور کو یہ پیغام دوں کہ اگر (دین) کی (اشاعت) میں کسی جگہ مدد کی ضرورت ہو تو وہ دینے کو تیار ہیں۔ آغا سلطان کی طبیعت میں تعصب بالکل نہیں تھا۔ وہ بڑے وسیع القلب تھے۔ نہایت فیاض اور سخی تھے اور لوگوں کی بے دریغ مدد کرتے تھے۔"

اور فرمایا کہ "اگر آپ ان باتوں کو استعمال کرنا چاہیں تو یہ الفاظ لکھ کر مجھے مرزا طاہر احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے ذریعہ لاہور بھیج دینا۔ میں دیکھ کر واپس کر دوں گا۔"

مقالہ نگار لکھتے ہیں۔

میں نے ایسا ہی کیا اور محترم میاں صاحب نے واپسی پر فرمایا کہ چوہدری صاحب نے بعد ملاحظہ فرمایا

"درست ہے"

(بحوالہ مرزا محمود احمد۔ آغا خانی فرقہ۔ مقالہ نمبر 630 لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی منظر

ابن اقبال

اقوام متحدہ میں غیر حل شدہ مسائل کا انبار

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا 53واں اجلاس نیویارک میں شروع ہو چکا ہے اور دنیا بھر کے ممالک کے نمائندگان اپنے اپنے ممالک کی نمائندگی کرنے کے لئے پہنچ چکے ہیں۔ اور کئی سربراہان مملکت بھی اس اجلاس سے خطاب کریں گے۔ ہر سال ایسا ہی ہوتا ہے اور اقوام عالم کے نمائندگان اس سالانہ اجلاس میں گفتند نشستند اور برخاستند کی عملی مثال پیش کرتے ہوئے بغیر کسی بنیادی اور اہم مسئلہ کو حل کرنے کی تکلیف اٹھائے ان مسائل کو اگلے سال پھر دوبارہ اپنی تقریروں کی آماجگاہ بنانے کے لئے ویسے ہی چھوڑ کر اپنے اپنے ملک کو سدھارتے ہیں ان مسائل میں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں اصلاحات اور دوبارہ تشکیل، فلسطین کے مسئلہ کا منصفانہ حل اور کشمیر جیسے اہم مسائل بھی شامل ہوتے ہیں۔

مگر یہ کوئی حیران کن بات نہیں ہے کیونکہ ہر سال ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے اور شائد آئندہ بھی ایسا ہی ہوتا رہے گا۔

یوکرائن کے ہینادی اودو ونکوف (Hennadiy Udovenko) جو کہ پچھلی اسمبلی کے صدر تھے انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے سال کی اسمبلی نے بھی اقوام متحدہ میں اصلاحات لانے کے متعلق اپنے عزم کا اعادہ کیا تھا۔ لیکن نوماہ کی بحث تمحیص کے بعد یہ اسمبلی صرف اس بات پر متفق ہو سکی کہ ان مسائل کو اگلے سال کی اسمبلی میں دوبارہ بحث کے لئے پیش کیا جائے۔

پچھلے سال کی اسمبلی کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ فلسطین کا تھا باوجود اس کے کہ اسرائیل اور فلسطینی اتھارٹی کے درمیان ایک معاہدہ موجود ہے جس کے مطابق یہ مسئلہ ایک طرح سے حل کر دیا گیا تھا۔ لیکن اسرائیل کی نئی دائیں بازو کی حکومت کے وزیر اعظم نتن یاہو نے اس کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ معاہدہ ختم کر دیا جائے اور سارا معاملہ نئے سرے سے اٹھایا جائے۔ کیونکہ وہ فلسطین کو آزادی دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یروشلم کے مستقبل کا معاملہ بھی دونوں پارٹیوں کے لئے ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے چونکہ سیکورٹی کونسل پر امریکہ کا غلبہ ہے اس لئے فلسطینی اتھارٹی کے صدر یاسر عرفات اس مسئلے کو جنرل اسمبلی میں لانے پر مجبور ہوئے لیکن وہاں بھی اس پر کوئی فیصلہ کن بات نہ ہو سکی۔

دوسرا مسئلہ سیکورٹی کونسل میں اصلاحات کا ہے۔ تجویز یہ تھی کہ سیکورٹی کونسل کے مستقل ممبران کی تعداد پندرہ سے بڑھا کر 20 کر دی جائے۔ بھارت اپنی آبادی اور رقبہ کی بنیاد پر ان میں سے ایک مستقل سیٹ کا دعوے دار تھا۔ لیکن اسمبلی میں ایک اچھا خاصا بلاک اس کے خلاف ہے۔ جن میں پاکستان مصر اور اٹلی سرفہرست ہیں۔ بہرحال پچھلے سال بھی یہ معاملہ معلق رہا جبکہ ہندوستان نے ایٹمی دھماکے کر کے اپنے اس دعوے پر خود ہی خط تنسیخ پھیر دیا ہے۔ بہرحال اس دفعہ پھر یہ معاملہ جنرل اسمبلی میں پیش ہوگا۔ اور اس کو حل کرنے کے لئے اسمبلی کو اپنی سفارشات پیش کرنی ہوں گی۔

اقوام متحدہ کے لئے جو سب سے بڑا مسئلہ باعث مصیبت بن رہا ہے وہ امریکہ کا اپنے حصہ کی رقم ادا نہ کرنے کا ہے۔ اگرچہ تمام ملکوں کے نمائندوں نے اس معاملے میں امریکہ کی اس روش کا برا منایا ہے کیونکہ امریکہ ایک بڑی رقم ادا کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اقوام متحدہ کے بہت سارے کام اور منصوبے رکے پڑے ہیں۔ اور اقوام متحدہ کا بجٹ غیر متوازن ہو رہا ہے۔ نہ صرف تیسری دنیا کے اکثر ممالک بلکہ یورپ کے ممالک کو بھی شبہ ہے کہ چاہے کتنے ہی ریزولیوشن پاس کر دیئے جائیں امریکہ اپنی اس دھاندلی کو جاری رکھے گا اور جب تک اس کی شرائط نہیں مانی جاتیں وہ ہرگز ادائیگی نہیں کرے گا۔ اس لئے اسمبلی میں اکثریت اس معاملے پر بات کرنے یا اس پر بحث کرنے کو ایک فضول اور بے فائدہ مشق قرار دیتی ہے اور اس میں دلچسپی نہیں لیتی اور یہ اہم معاملہ لٹکا رہتا ہے۔

اسی طرح اور بہت سے دیگر مسائل ابھی تک حل طلب ہیں۔ ان میں افغانستان کی نمائندگی کا مسئلہ بھی ہے۔ طالبان افغانستان پر تقریباً مکمل طور پر قابض ہو چکے ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ بقیہ تھوڑا بہت علاقہ بھی وہ جلد ہی فتح کر لیں گے۔ لیکن اسمبلی پھر بھی برہان الدین ربانی کی حکومت کی نمائندگی جاری رکھنے پر مصر ہے۔ امریکہ چونکہ اب طالبان کے خلاف ہے اس لئے طالبان بھی اس ادارے میں اپنا حق منوانے کے لئے کسی قسم کی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہیں اور مسئلہ جوں کا توں ہے۔

اسی قسم کے درجنوں مسائل اسمبلی کے سامنے موجود ہیں۔ لیکن چند ایک غیر اہم مسائل کے حل کے سوا بڑے مسائل میں سے کسی بھی پیش رفت کی امید کم ہی ہے۔ ان اہم اور غیر حل شدہ مسائل میں سے اکثر اگلی اسمبلی کے لئے چھوڑ دیئے جائیں گے۔

بقیہ صفحہ 2

مذہبی طور پر کام کر سکتے ہیں اور یہ بات آپ دوسروں کی نسبت بہتر طور پر جانتے ہیں جیسا کہ بعض مقامات پر آپ کی آزادی پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔

جمہوریت کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جسے صرف ایک دفعہ میں ہی حاصل کر لیا جائے بلکہ اس کو جیتنے کے لئے مسلسل جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ میں آپ کی اس جدوجہد میں آپ کے ساتھ شریک ہوں۔ خدا کرے کہ آزادی اور امن تمام دنیا میں پھیل جائے۔ میں آپ کی دعوت کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کے اچھے کاموں کے لئے نیک جذبات پیش کرتا ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 18 ستمبر 1998ء)

نتیجہ امتحان سہ ماہی دوم 1998ء قیادت تعلیم۔ مجلس انصار اللہ پاکستان

○ مجلس انصار اللہ پاکستان کے مرکزی امتحان سہ ماہی دوم 1998ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 274 مجالس کے 3534 انصار نے شرکت کی۔ مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

اول۔ مکرم رانا بشارت احمد صاحب میرپور آزاد کشمیر

دوم۔ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

سوم۔ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب عزیز آباد کراچی

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرمہ صغراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب آف ساہیوال آنتوں کے میجر اپریشن کے مابعد پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور کامل شفاء یابی کے لئے دعا کی محتاج ہیں۔

○ مکرم طارق محمود ناصر انچارج دفتر شعبہ سمعی و بصری خدام الاحمدیہ کے خالو مکرم ارشاد احمد ورک صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور عرصہ چند ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 25- ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 درجے سنٹی گریڈ
26- ستمبر- غروب آفتاب 6-02
27- ستمبر- طلوع آفتاب 5-57

عالمی خبریں

سربیا پر حملوں کی توقع- سلامتی کونسل نے کسووو کے البانوی نژاد باشندوں پر سربوں کے حملوں کو روکنے کے لئے سربیا کے خلاف طاقت کے استعمال کی دھمکی دے دی ہے۔ سلامتی کونسل کی قرارداد میں سرب فوج کو مسلمانوں کے خلاف جاری جنگ کو فوری طور پر بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے سلامتی کونسل کی اس وارننگ کی پرزور حمایت کرتے ہوئے سربیا کے صدر میلاسووچ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کوسوو کے علیحدگی پسندوں سے مذاکرات شروع کرے۔ طاقت کے استعمال کی تیاری کے لئے نیٹو کی امن فوج بوسنیا کے آس پاس کئی روز سے جنگی مشقیں شروع کئے ہوئے ہے۔

مشرقِ وسطیٰ میں امید کی کرن امریکی خاتون وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائٹ نے کہا ہے کہ اسرائیل فلسطین امن مذاکرات شروع ہونے سے مسئلے کے حل کے بارے میں امید کی کرن پیدا ہو گئی ہے۔

لاہور کے ایک ہفت روزہ کا انکشاف- لاہور کے ایک ہفت روزہ جریدے "ندائے ملت" نے انکشاف کیا ہے کہ اس بار افغانستان پر حملے میں روس بھی امریکہ کے ساتھ شامل ہوگا۔ روس اور امریکہ کے صدور کے درمیان اس معاملے پر معاملات طے پا گئے ہیں۔

فرانس کا مطالبہ فرانس نے مطالبہ کیا ہے کہ دہشت گردی کے سرپرست ممالک کے خلاف نیا قانون بنایا جائے۔ سیاسی تشدد اور دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث بین الاقوامی گروپوں اور افراد سے نبٹنے کے لئے موجودہ عالمی قوانین ناکافی ہیں۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے جنرل اسمبلی سے خطاب کے دوران کہا کہ آٹھ بڑے صنعتی ممالک کے گروپ اور یورپی یونین کے ماہرین سے مشورہ کے بعد وہ اس سلسلے میں جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے دوران ایک مسودہ پیش کریں گے۔

انور ابراہیم کے گھر سخت پہرہ ملائشیا کے گرفتار شدہ اپوزیشن لیڈر انور ابراہیم کے گھر سخت پہرہ عائد کر دیا گیا ہے۔ ملائشین پولیس کے سربراہ نے بتایا کہ انور ابراہیم پولیس کی تحویل میں حفاظت سے ہیں۔ ان پر جلد فرد جرم عائد کر کے کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

بھارتی اپوزیشن کا مشترکہ احتجاج بھارت کی حکمران جماعت بی جے پی کے خلاف کانگرس سمیت تمام جماعتیں ملک گیر احتجاج کر رہی ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ بہار میں ربڑی دیوی کی حکومت کو برطرف نہ کیا جائے۔ بہار میں بدامنی کا بہانہ بنایا جا رہا ہے جبکہ یو-پی اور نئی دہلی کے حالات بہار سے بدتر ہیں۔

ہاتھیوں کی شادی جرمنی کے انتخابات کے نتائج پر دلچسپ قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔ مبصرین کا خیال ہے کہ موجودہ چانسلر ہلمٹ کوہل اکثریت حاصل نہیں کر سکیں گے۔ لیکن موجودہ اپوزیشن لیڈر بھی زیادہ ووٹ حاصل کرنے کے باوجود قطعی اکثریت نہ پا سکیں گے۔ اس لحاظ سے ان دونوں بڑی جماعتوں کو وسیع تر مخلوط حکومت قائم کرنا ہوگی۔ مبصرین اسے ہاتھیوں کی شادی قرار دے رہے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں حملہ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے بھارتی فوج کے دو کیمپوں پر حملہ کر کے 18 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

ایران افغان جنگ لازمی ہے سابق امریکی وزیر خارجہ جیمز بیکر نے کہا ہے کہ ایران طالبان جنگ روکنا ممکن نہیں۔ جنگ ہوئی تو خطے میں خونریز لڑائی چھڑ جائے گی وسطی ایشیا کی ریاستیں لپیٹ میں آجائیں گی۔ طالبان کے نمائندے نے کہا ہے کہ ہمیں شامل کئے بغیر امن کوششیں ناکام رہیں گی۔

ملکی خبریں

قومی اسمبلی میں گالیاں دھمکیاں قومی اسمبلی میں فارن کرنسی اکاؤنٹس بل کو مالیاتی بل قرار دے کر منظور کر لیا گیا اب یہ بل سینٹ میں نہیں جائے گا۔ اپوزیشن کی تمام ترامیم مسترد ہونے پر اپوزیشن نے واک آؤٹ کر دیا۔ اپوزیشن نے کہا کہ اب فارن اکاؤنٹس پر پابندی کو قانونی تحفظ حاصل ہو گیا۔ حکومت نے لوگوں پر ظلم کیا کاروبار تباہ ہو گئے۔ قومی اسمبلی میں تین بار ہنگامہ ہوا۔ ارکان نے آستینیں چڑھا لیں۔ اسفندیار ولی نے کہا انسان کے بچے بنو' راؤ قیصر نے جواباً کہا ادھر آؤ تمہیں دیکھ لیتا ہوں۔ چوہدری شیر علی نے کہا یہ ایم این اے ہیں یا بدمعاش؟ اسفندیار اور راؤ قیصر آستینیں چڑھا کر ایک دوسرے کی طرف لپکے ارکان نے بیچ بچاؤ کرا دیا ارکان نے واک آؤٹ کیا ان کی عدم موجودگی میں شریعت بل پر کارروائی شروع کرنے پر ہنگامہ ہو گیا۔ شیم شیم کے نعرے لگے۔ نازیبا اور طنزیہ فقرے کسے گئے۔ نوید قمر نے ایجنڈا اور کاپیاں پھاڑ دیں۔

لاہور دہلی بس سروس باخبر ذرائع کے مطابق پاک بھارت وزرائے اعظم کی ملاقات میں پاکستان اور بھارت کے درمیان سڑک کے ذریعے رابطہ قائم کرنے کے لئے لاہور اور دہلی کے درمیان بس سروس شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

سپاہ صحابہ اور پولیس میں جنگ لاہور کی مال روڈ سپاہ صحابہ اور پولیس کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں میدان جنگ بن گئی۔ سپاہ صحابہ نے علامہ شعیب ندیم کے قتل اور رہنماؤں کی گرفتاریوں کے خلاف احتجاجی جلسے کا اعلان کیا تھا۔ جسے کچلنے کے لئے انتظامیہ نے طاقت کا بھرپور استعمال کیا۔ پولیس نے مسجد شہداء کے اندر آنسو گیس پھینکی۔ اندھادھند لاٹھی چارج کیا۔ جواباً پولیس پر پتھراؤ کیا گیا۔ دو سو افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ چار پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔

جعلی جنازہ سپاہ صحابہ نے سہ پہر موچی دروازے سے ایک جنازے کے ساتھ دوبارہ احتجاجی جلوس نکالا۔ ریگل چوک میں جنازے کی صفیں تیار تھیں کہ "مردے" نے چھینک ماردی جس سے انکشاف ہوا کہ مردہ زندہ ہے۔ پولیس نے لاٹھی چارج اور گرفتاریاں شروع کیں تو "مردہ" موقع پاکر فرار ہو گیا۔

16 مجرموں کو سزائے موت سانحہ منگووال جس میں ایک ہی خاندان کے 9- افراد کو قتل کر دیا تھا' کے 16- مجرموں کو دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے موت کی سزا سنادی اس کے علاوہ ایک ایک لاکھ روپیہ فی مجرم جرمانہ بھی کیا ہے۔

گل رس ہیئر آئل
بالوں کی نشوونما کیلئے تحقیقی فارمولا
بالوں کا قدرتی محافظ ہے
بے رونق بالوں کو نئی زندگی دیتا ہے
بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا اور قبل از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے
مسلسل استعمال سے بال گھنے لمبے سیاہ اور چمکدار ہو جاتے ہیں
دماغ کو قوت بخشتا ہے
سردرد، کمزوری نظر اور دماغی ضعف کیلئے مفید ہے
• نئے بال پیدا کر کے گنجاپن اور خشکی کو دور کرتا ہے
• بالوں کو دو منہ ہونے اور گرنے سے بچاتا ہے
مزید فہرست ادویات دواخانہ ہذا سے مفت طلب کریں
ملنے کا پتہ: جان یونانی دواخانہ نزد چوک بیت المہدی گولبازار ربوہ
دواخانہ: 213149 رہائش: 211485

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 771 - 213156 -★- FAX (4524) 212299

ضرورت برائے ملازمین
وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ پنڈی بھٹیاں (بھائی سوپ) کو درج ذیل ملازمین کی ضرورت ہے۔ لکھے گئے کوائف کے حامل حضرات اپنی درخواستیں امیر جماعت کی وساطت سے مورخہ 30/9/98 تک ارسال کریں۔ انٹرویو کیلئے مورخہ 4/10/98 کو فیکٹری یا 5/10/98 کو ہیڈ آفس لاہور تشریف لا سکتے ہیں۔
1- اکاؤنٹنٹ : B.Com پرائیویٹ لمیٹڈ فرم میں بطور اکاؤنٹنٹ کام کرنے کا 5 سال کا تجربہ ہو
2- سٹور کیپر : پروڈکشن اور سٹور کا ریکارڈ رکھنے کا 3 سال کا تجربہ ہو۔
3- الیکٹریشن : موٹر وائنڈنگ اور تھری فیس کا کام کرنے کا 3 سال کا تجربہ ہو
4- سپروائزر : پروڈکشن اور لیبر کو کنٹرول کرنے کا 3 سال کا تجربہ ہو۔
5- ڈرائیور : LTV لائسنس اور کم از کم 3 سال کا تجربہ ہو۔
ہیڈ آفس : 16- میکلوڈ روڈ لکشمی چوک- اسلم آرکیڈ تھرڈ فلور- لاہور
فون: 042-7325579 042-7325580
فیکٹری : 3 کلومیٹر سکھیکی روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد
فون: 0438-531522 531523
نوٹ : رہائش یا فون پر رابطہ نہ کریں - شکریہ